بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمْ

خطبہ جمعہ

امت کی وحدت

۲۰ نومبر ۲۰۲۶ء

خطبہ مسنونہ

إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ، نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنتُم مُّسْلِمُونَ﴾

بے شک تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، ہم اس کی حمد کرتے ہیں، اس سے مدد مانگتے ہیں اور اس سے مغفرت طلب کرتے ہیں۔ ہم اپنے نفسوں کی برائیوں اور اپنے اعمال کی خرابیوں سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔ جسے اللہ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا، اور جسے وہ گمراہ کرے اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اس کے بندے اور رسول ہیں۔

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے، اور تمہاری موت اس حال میں آئے کہ تم مسلمان ہو — سورۃ آل عمران: ۱۰۲

اما بعد، اے اللہ کے بندو!

بے شک اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے بندوں پر اپنی سب سے بڑی نعمت اس وقت پوری فرمائی جب ان نعمتوں کو اسلام کا تاج پہنایا، اور اس بات کو اس نے اپنے اس فرمان میں واضح طور پر بیان فرمایا:

سورۃ المائدہ – آیت ۳ کا حصہ

﴿اليومَ أكملتُ لكم دينكم وأتممتُ عليكم نعمتي ورضيتُ لكمُ الإسلامَ ديناً﴾

آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا، تم پر اپنی نعمت پوری کر دی، اور تمہارے لیے اسلام کو بطور دین پسند کر لیا۔

چنانچہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے نعمت کی تکمیل اور دین کی تکمیل کو ایک لازمی رشتے میں باندھ دیا ہے، اور اگر اسلام نہ ہوتا تو روئے زمین پر انسان کے لیے کوئی نعمت قائم نہ رہتی۔ اس سلسلے میں ہمارے لیے اللہ عزوجل کا یہ فرمان کافی ہے:

سورۃ الانفال – آیت ۲۴ کا حصہ

﴿یا أیّها الذینَ آمنوا استجیبوا للهِ وللرّسولِ إذا دعاکم لما یحییکم﴾

اے ایمان والو! اللہ اور رسول کی پکار پر لبیک کہو جب وہ تمہیں اس چیز کی طرف بلائیں جو تمہیں زندگی بخشتی ہے۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اسلام کو اس کی سب سے خاص صفت اور انسان کے لیے اس کی سب سے نمایاں عظیم نعمت کے ساتھ بیان فرمایا، اور وہ ہے **زندگی**۔ اسلام ہی خوشحال اور آسودہ زندگی کا سرچشمہ ہے، اور اسلام کے بغیر انسان کبھی سعادت مند نہیں ہو سکتا۔ اور وہ مصلحت جس سے اللہ عزوجل نے ہمیں اس دین کے ذریعے سرفراز فرمایا، دو مصلحتیں ہیں: پہلی دنیاوی اور دوسری اخروی۔

دنیاوی مصلحت، جو زمانی اعتبار سے نفاذ میں ان دونوں میں پہلی ہے، ایک بنیادی مصلحت میں سمٹ آتی ہے: اور وہ ہے **انسانی خاندان کو متحد کرنا**، لوگوں کو یکجا کرنا، اور انہیں الفت، محبت اور یکجہتی کے رشتے میں جوڑنا۔ میں نہیں جانتا کہ اسلام نے جو دنیاوی مصلحتیں حاصل کی ہیں ان کے ثمرات میں اس سے بڑھ کر کوئی جلیل اور عظیم ثمر ہو— میں نہیں جانتا کہ اسلام کے مسلمانوں کو متحد کرنے، اور انہیں انتشار، تفرقے اور باہمی بیزاری سے نکال کر یکجہتی، باہمی کفالت، مودت اور محبت کی طرف لانے کے ثمر سے بڑھ کر کوئی جلیل اور عظیم ثمر ہو۔ اور میں کوئی ایسا احسان نہیں جانتا جو اللہ عزوجل نے اپنے بندوں پر جتایا ہو اور انہیں اس کی عظمت، سنگینی اور اہمیت یاد دلائی ہو، جیسے اس نعمت کو کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اسلام کے ذریعے انہیں متحد کیا اور اپنے دین میں داخل ہونے کے ذریعے ان کے دلوں کو جوڑ دیا۔ اور آپ سب اس بارے میں اللہ عزوجل کا یہ فرمان پڑھتے ہیں:

سورۃ آل عمران – آیت ۱۰۳ کا حصہ

﴿واعتصموا بحبلِ اللهِ جمیعاً ولا تفرّقوا واذکروا نعمةَ اللهِ علیکم إذ کنتم أعداءً فألّفَ بینَ قلوبکم فأصبحتم بنعمتهِ إخواناً﴾

اور سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقے میں نہ پڑو، اور اپنے اوپر اللہ کی نعمت کو یاد کرو جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں میں الفت ڈال دی، اور تم اس کی نعمت سے بھائی بھائی بن گئے۔

احسان جتانے کے اس انداز کو دیکھیے! اللہ عزوجل ان الفاظ کے ذریعے اپنے بندوں پر اپنی نعمت کا احسان جتاتا ہے۔ اللہ کی نعمتیں تو بہت ہیں، لیکن میں نے کوئی ایسی نعمت نہیں دیکھی جس کے ذریعے اللہ اپنے بندوں کو ان پر اپنا فضل اس طرح یاد دلاتا ہو جس طرح وہ انہیں انتشار اور فساد کے بعد دلوں کو جوڑنے، یکجا کرنے اور متحد کرنے کے اس فضل کو یاد دلاتا ہے۔

پس انسانی دنیاوی مصلحتوں میں سے جلیل ترین مصلحت کا وہ جلیل ترین ثمر، جو اسلام لوگوں کے لیے حاصل کرتا ہے، انتشار کے بعد اتحاد، اور بیزاری و دشمنی کے بعد محبت ہے۔ باقی تمام مصلحتیں اسی مصلحت سے نکلتی ہیں: قوت **امت کی وحدت** ہی کی ایک شاخ ہے، عزت امت کی وحدت ہی کا ثمر ہے، عزت امت کی باہمی الفت ہی کا ثمر ہے، اور اس کی خوشحالی اس کی وحدت، یکجہتی اور الفت ہی کا ثمر ہے۔ اور جب امت کی وحدت شکست و ریخت، بربادی اور انتشار میں بدل جائے، تو اس کے بعد آپ اس امت کے لیے نہ خوشحالی پائیں گے، نہ قوت، نہ عزت اور نہ دشمنوں کے دلوں میں کوئی ہیبت۔ اے لوگو! کیا انسانی خاندان اس دین کے سوا کسی اور ذریعے سے اپنے لیے یہ وحدت حاصل کر سکتا ہے؟ کیا انسانی خاندان اپنی دشمنیوں اور اختلافات کو ختم کر کے واقعی ایک ایسا انسانی خاندان بن سکتا ہے جس کے افراد کے درمیان محبت عام ہو، جب تک کہ وہ اللہ عزوجل کی بندگی کے دروازے میں داخل نہ ہو اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے دین کے رنگ میں نہ رنگ جائے؟

میرا خیال ہے کہ اگر ہم تھوڑا سا غور کریں تو جان لیں گے کہ لوگوں کے بکھراؤ کو سمیٹنے کا ہرگز کوئی راستہ نہیں — وہ راستہ کسی بھی قسم کا ہو — سوائے اس کے کہ وہ اللہ کی طرف رجوع کریں اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے دین کے رنگ میں رنگ جائیں۔ جب ہم اس حقیقت کو جان لیتے ہیں تو ہم پر وہ راز اور سبب واضح ہو جاتا ہے کہ ہم کیوں دیکھتے ہیں کہ **شریعت الٰہی** اکثر لوگوں کو حکم دیتی ہے کہ وہ بہت سے احکام، بہت سے اصولوں اور بہت سی مصلحتوں سے درگزر کریں — امت کی وحدت کی حفاظت کے لیے، اس کی باہمی الفت کی رعایت کے لیے، اور امت کو **فتنے** اور اس کے اسباب سے دور رکھنے کے لیے۔

اللہ عزوجل کے دین میں ثابت شرعی احکام بہت سے ہیں، جن کی رعایت کا اللہ عزوجل نے ہمیں حکم دیا ہے، لیکن اللہ عزوجل ہمیں حکم دیتا ہے کہ اگر ہم ان کے اور امت کی انسانی وحدت کی مصلحت کے درمیان کوئی ٹکراؤ پائیں، اگر ہم ان کے اور اس الفت کے درمیان ٹکراؤ دیکھیں جو لوگوں کے درمیان عام ہونی چاہیے، تو اللہ عزوجل ہمیں حکم دیتا ہے کہ ہم اس کے بہت سے حقوق قربان کر دیں، تاکہ امت اور اس کے وجود میں کوئی فتنہ داخل نہ ہو، اور تاکہ کوئی خوف، کوئی نقصان یا کوئی بھی فساد امت کی وحدت کو خطرے میں نہ ڈالے۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی شریعت میں ایسے احکام بہت ہیں، اور وقت ان کی مثالیں دینے کے لیے کافی نہیں۔ بے شک اللہ عزوجل نے امت کی وحدت کو اس دین کی سب سے بڑی حکمت بنایا ہے

جسے اس نے نازل فرمایا، اور ہمارے لیے انسانی خاندان میں بہترین مثال موجود ہے۔ اللہ عزوجل خاندان کے افراد کو — مردوں اور عورتوں، چھوٹوں اور بڑوں کو — سربراہِ خاندان کی فرمانبرداری کا حکم کیوں دیتا ہے؟ اللہ عزوجل انہیں سربراہِ خاندان کے ساتھ حسنِ سلوک کا حکم کیوں دیتا ہے — اور کیسا حسنِ سلوک! ایسا حسنِ سلوک جو ہمیشہ اللہ عزوجل کے حق کی ادائیگی کے ساتھ جڑا ہوا ہے؟ کیوں؟ اس لیے کہ اللہ عزوجل چاہتا ہے کہ یہ خاندان ایک باہم مانوس اور متحد خاندان ہو، اور اس کے افراد — مرد و عورت، چھوٹے اور بڑے — آپس میں الفت رکھنے والے ہوں۔ یہ کیسے ہوتا ہے؟ اس کا راستہ یہ ہے کہ سب اس خاندان کے سربراہ سے وفاداری رکھیں، اور سب اس خاندان کے سربراہ کے ساتھ حسنِ سلوک اور فرمانبرداری اختیار کریں۔ جب وہ سربراہِ خاندان کے ساتھ حسنِ سلوک کی چھتری تلے جمع ہو جاتے ہیں تو آپس میں مانوس ہو جاتے ہیں، اور ان کے درمیان سے جھگڑے، فتنے اور پھوٹ کے اسباب ختم ہو جاتے ہیں۔

بالکل یہی معاملہ بڑے انسانی خاندان کا ہے: بڑے انسانی خاندان کو متحد کرنے کا راستہ وہی ہے جو چھوٹے انسانی خاندان کی وحدت کا راستہ ہے۔ اور جس طرح چھوٹے انسانی خاندان کا ایک "رب" — یعنی سربراہِ خاندان — ہوتا ہے، اور یہ لفظ اس پر مجازاً بولا جاتا ہے، اسی طرح زمین پر پھیلے ہوئے اس انسانی خاندان کا بھی ایک رب ہے۔ اور جس طرح ایک گھر کے خاندان کا معاملہ ہم اس وقت تک درست نہیں کر سکتے جب تک وہ سب اس خاندان کے سربراہ کے ساتھ حسنِ سلوک کے سائے تلے نہ کھڑے ہوں، اسی طرح وسیع و عریض بڑا انسانی خاندان بھی نہ کامیاب ہو سکتا ہے، نہ اس کا شیرازہ جمع ہو سکتا ہے اور نہ اسے سعادت مل سکتی ہے، جب تک کہ وہ سب اس خاندان کے حقیقی رب سے وفاداری نہ رکھیں — اور وہ اللہ عزوجل ہے۔ وہی اس انسانی خاندان کا رب ہے، زمین و آسمان کا رب ہے اور ہر چیز کا رب ہے۔ اسی لیے ہمیں تعجب نہیں ہوتا جب ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہماری توجہ انسانی رشتۂ رحم کی اہمیت کی طرف مبذول کراتا ہے، بلکہ کلامِ الٰہی اکثر اس کی قسم کھاتا ہے۔ کیا ہم نے اللہ عزوجل کا یہ فرمان نہیں پڑھا:

سورۃ النساء – آیت ۱ کا حصہ

﴿يا أيُّها الناس اتقوا ربكم الذي خلقكم من نفسٍ واحدة وخلق منها زوجها وبث منهما رجالاً كثيراً ونساءً واتقوا الله الذي تساءلون به والأرحام﴾

اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا، اور اسی سے اس کا جوڑا پیدا کیا، اور ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں پھیلا دیں، اور اللہ سے ڈرو جس کے نام پر تم ایک دوسرے سے سوال کرتے ہو، اور رشتوں (کو توڑنے) سے بچو۔

یعنی مطلق انسانی رشتہ داری، جیسا کہ بہت سے علماء نے ذکر کیا ہے۔ کیا ہم نے اللہ عزوجل کے اس فرمان میں نہیں پڑھا:

سورۃ محمد - آیت ۲۲

﴿فهل عسيتم إن توليتم أن تفسدوا في الأرض وتقطعوا أرحامكم﴾

پھر کیا تم سے یہ توقع ہے کہ اگر تم منہ موڑ لو تو زمین میں فساد پھیلاؤ اور اپنے رشتوں کو کاٹ ڈالو؟

غور کیجیے کہ کلامِ الٰہی نے زمین میں فساد پھیلانے اور قطع رحمی کو کس طرح ایک ساتھ ذکر کیا ہے۔ گویا وہ ہم سے کہہ رہا ہے کہ زمین میں فساد اور فتنے کا سرچشمہ تمہارا اپنے رشتوں کو کاٹنا ہے، اور تمام بھلائیوں کا سرچشمہ وہ الفت اور محبت ہے جب وہ اس انسانی خاندان میں عام ہو جائے۔ لیکن اس تک پہنچنے کا راستہ کیا ہے؟ **اللہ کی قسم! اس شیرازے کو جمع کرنے، اس بکھراؤ کو سمیٹنے اور افراد کو ایک دل پر قائم کرنے کا اس کے سوا کوئی راستہ نہیں کہ وہ سب اللہ سے وفاداری رکھیں اور سب اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی بندگی کے رنگ میں رنگ جائیں۔**

اسی لیے اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہمیں حکم دیتا ہے کہ مسلمانوں کی ایک **جماعت** ہو، اور اس جماعت کے سربراہ کے طور پر ان کا ایک قاضی ہو، اور اسی لیے اللہ سبحانہ و تعالیٰ لوگوں کو حکم دیتا ہے کہ جن کے ہاتھ میں معاملات کی باگ ڈور ہے ان سے وفاداری رکھیں، خواہ وہ ان سے ان کے ان حقوق میں سے کچھ طلب کریں جو اللہ عزوجل نے انہیں عطا کیے ہیں۔ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

حدیث نبوی ﷺ

صحیح بخاری، حدیث: ۳۶۰۳ / صحیح مسلم، حدیث: ۱۸۴۳ - راوی: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ - مفہوم

«انہیں وہ دو جو وہ مانگیں، اور جو تمہارا حق ہے وہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے مانگو۔»

اور حضرت حذیفہ بن یمان نے آپ سے عرض کیا: یا رسول اللہ ! اگر وہ مجھے مارے تو آپ کیا فرماتے ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

حدیث نبوی ﷺ
صحیح مسلم، حدیث: ۱۸۴۷ – راوی: حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ – مفہوم

«سنو اور اطاعت کرو، خواہ وہ تمہارا مال لے لے اور تمہاری پیٹھ پر مارے۔»

بہت سے لوگ تعجب کرتے ہیں اور اسے عجیب سمجھتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات فرمائی۔ اکثر کوئی شخص میرے پاس آکر کھلے عام اپنے تعجب کا اظہار کرتا ہے، لیکن بظاہر یہ بھائی اسلام کی بھلائی اور اس کی اس اولین حکمت کو نہیں سمجھ سکے جس کی خاطر اللہ نے ہمیں اسلام سے نوازا۔ شارع کا مطمحِ نظر ہم آہنگی کے اسباب اور الفت کے اسباب کو قائم کرنا ہے۔ چنانچہ اگر آپ دیکھیں کہ یا تو آپ اپنا حق اور اپنا مال قربان کریں اور اس طرح فتنے کا دروازہ بند کر دیں، یا اپنے حقوق کی حفاظت کی خاطر امت کی وحدت کو قربان کر دیں، تو اللہ فرماتا ہے: اپنے حقوق قربان کر دو تاکہ اس شگاف کو بند کر سکو جس سے امت میں فتنہ داخل ہو۔ یہاں تک کہ اگر یہ شخص آپ کو کسی گناہ کا حکم دے – آپ کو اس کام کا حکم دے جس سے اللہ نے آپ کو منع کیا ہے، یا اس کام سے روکے جس کا اللہ عزوجل نے آپ کو حکم دیا ہے – تو نازل شدہ ربانی قانون آجاتا ہے:

حدیث نبوی ﷺ
مسند احمد، حدیث: ۲۰۶۵۳ – راوی: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ

«خالق کی نافرمانی میں کسی مخلوق کی اطاعت نہیں۔»

پس اے اللہ کے بندو ! ہمیں جان لینا چاہیے کہ یہ مصلحت کتنی اہم ہے جس کی خاطر اللہ عزوجل کا دین نازل ہوا۔ جہاں کہیں آپ مسلمانوں کو اپنے اسلام کے ذریعے متحد ہوتا دیکھیں، تو جان لیں کہ وہ اس اسلام پر عمل میں ہدایت اور صراطِ مستقیم پر گامزن ہیں۔ اور جہاں کہیں آپ انہیں اسلام کے نام پر تفرقے میں پڑتا، اسلام کے نام پر ایک دوسرے سے منہ موڑتا اور دشمنی کرتا دیکھیں، تو جان لیں کہ وہ راستے سے ہٹ گئے ہیں، اور جان لیں کہ وہ شاہراہِ حق سے بھٹک گئے ہیں، کیونکہ **حقیقی اسلام کا پہلا ثمر امت کا اتحاد** اور اس کے درمیان سے فتنے اور جھگڑے کے اسباب کا خاتمہ ہے۔

تمام تعریفیں اللہ رب العالمین کے لیے ہیں، ہم اس کی حمد کرتے ہیں، اس سے مدد اور مغفرت طلب کرتے ہیں، اور گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اور گواہی دیتے ہیں کہ محمد اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اے اللہ! ہمارے سردار محمد اور ان کی آل اور تمام صحابہ کرام پر درود و سلام اور برکت نازل فرما۔

سورۃ الاحزاب - آیت ۵۶

﴿إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا﴾

بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود بھیجو اور خوب سلام بھیجو۔

اے اللہ! ہمارے نبی محمد ﷺ پر، ان کی آل اور تمام صحابہ پر درود و سلام بھیج۔ اے اللہ! خلفائے راشدین ابوبکر، عمر، عثمان اور علی رضی اللہ عنہم سے راضی ہو جا، اور تمام صحابہ کرام اور تابعین سے، اور ہم سے بھی ان کے ساتھ، اپنی رحمت کے صدقے، اے سب سے بڑھ کر رحم کرنے والے۔ اے اللہ! تمام مسلمان مردوں اور عورتوں کو، مومن مردوں اور عورتوں کو، زندوں کو اور فوت شدگان کو بخش دے۔ اے اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو عزت دے، اور اپنے موحد بندوں کی ہر جگہ مدد فرما۔

اے اللہ! ہمارے والدین اور تمام مسلمانوں کے والدین پر رحم فرما، اور ان پر رحم فرما جیسا کہ انہوں نے ہمیں بچپن میں پالا۔ اے اللہ! ہمارے مریضوں اور تمام مسلمان مریضوں کو شفا دے، پریشان حال لوگوں کی پریشانی دور فرما، غم زدوں کا غم دور فرما، اور مقروضوں کا قرض ادا فرما۔ اے اللہ! دنیا بھر کے پریشان حال مسلمانوں کی پریشانی دور فرما، اور ہمارے کمزور بھائیوں اور بہنوں سے ظلم اور آزمائش دور فرما۔

اے اللہ! ہمیں ہدایت دے اور ہمارے ذریعے دوسروں کو ہدایت دے، اور ہمیں ہدایت کا ذریعہ بنا۔ اے اللہ! ہمیں حق کو حق دکھا اور اس کی پیروی نصیب فرما، اور باطل کو باطل دکھا اور اس سے بچنا نصیب فرما۔ اے اللہ! ہمارے وطن اور تمام مسلم ممالک کی حفاظت فرما، اور جس ملک میں ہم رہتے ہیں اس کی بھی حفاظت فرما، اور اس میں امن، سلامتی اور خوشحالی قائم رکھ۔ اے اللہ! اس مرکز اور اس مسجد کے ذمہ داران کو کامیابی عطا فرما، ان کے کاموں میں برکت دے، اور اسے علم و ذکر کا گھر بنا دے۔ اے اللہ! ہمیں نفع بخش علم، نیک عمل اور نیک اولاد عطا فرما۔

سورۃ النحل - آیت ۹۰

﴿إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ﴾

بے شک اللہ عدل، احسان اور رشتہ داروں کو دینے کا حکم دیتا ہے، اور بے حیائی، برائی اور سرکشی سے منع کرتا ہے۔ وہ تمہیں نصیحت کرتا ہے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔

سورۃ البقرہ - آیت ۱۵۲

﴿فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ﴾

پس تم مجھے یاد کرو، میں تمہیں یاد کروں گا، اور میرا شکر ادا کرو اور میری ناشکری نہ کرو۔